بسم اللہ الرحمن الرحیم

REGD No. L. 5254

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۷/۱۲ — ۱۴ ظہور ۱۳۳۷ ہش / ۱۴ اگست ۱۹۵۸ء — نمبر ۱۸۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۳ اگست۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"ران کے پچھلے حصہ میں درد ہے"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

لبنان سے امریکی فوجوں کا انخلا آج سے شروع ہو رہا ہے

آج ۱۸۰۰ امریکی سپاہی لبنان سے چلے جائیں گے۔

بیروت ۱۳ اگست۔ امریکہ کی فوجی کمان نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ کی بحری فوج کی ایک بٹالین جو کم و بیش ۱۸۰۰ سپاہیوں پر مشتمل ہے۔ آج مورخہ ۱۳ اگست کو لبنان سے واپس چلی جائے گی۔ کل امریکی فوج کے کمانڈر ایڈمرل جیمز ہولووے نے بتایا کہ یہ فیصلہ صدر کمیل شمعون اور نئے منتخب صدر جنرل فواد شہاب کے ساتھ بات چیت کے بعد کیا گیا ہے۔ اس بارہ میں قطعاً کوئی اشارہ نہیں کیا گیا کہ یہ بٹالین لبنان سے روانہ ہونے پر کس سمت کا رخ کرے گی۔ اس سلسلہ میں جو بیان جاری کیا گیا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ صدر کمیل شمعون اور جنرل فواد شہاب کے ساتھ بات چیت کے دوران ایڈمرل ہولووے اس بات پر ان کے ساتھ متفق ہو گئے تھے۔ کہ اب داخلی اور خارجی تحفظ کے اعتبار سے لبنان کی صورت حال نمایاں طور پر بہتر ہو گئی ہے۔ امریکی فوج کے انخلا کا فیصلہ ایسے موقعہ پر کیا گیا ہے۔ جب اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس میں مشرق وسطیٰ کے مسائل پر بحث شروع ہونے والی ہے۔ اس بٹالین کے لبنان سے نکل جانے کے بعد لبنان میں مقیم امریکی فوجوں کی تعداد ۱۳ ہزار رہ جائے گی۔ لبنان میں حزب اختلاف کے لیڈر صائب سلام نے ایک بیان میں امریکی فوجوں کے انخلاء کے فیصلے پر خوشی ظاہر کی ہے۔ لیکن ساتھ ہی انہوں نے اپنے ساتھیوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ محتاط رہیں۔

اردن میں تیرہ اشخاص کو سزائے موت کا حکم سنا دیا گیا

ان اشخاص پر مملکت کے خلاف سازش کے الزام میں مقدمہ چل رہا تھا

عمان ۱۳ اگست۔ عمان میں جن ۲۷ اشخاص پر مملکت کی سلامتی کے خلاف سازش کرنے کے الزام میں مقدمہ چل رہا تھا۔ ان میں سے ۱۳ کو سزائے موت سنا دی گئی۔ انہیں جولائی میں شام کی سرحد کے قریب ایک گاؤں سے گرفتار کیا گیا تھا۔ اور بعد میں فوجی عدالت کے سامنے ان کے خلاف مقدمہ چلایا گیا تھا۔ فوجی عدالت نے دس اور ملزموں کو بھی سزائے موت دی۔ لیکن ان کی سزاؤں میں مختلف وجوہ کی بناء پر تخفیف کر دی گئی۔ ان میں سے آٹھ کو کم عمری کی بناء پر اب پندرہ سال قید کی سزا دی گئی ہے۔ اور دو کو عمر قید بھگتنی ہو گی۔ انہوں نے تفتیش کے دوران حکام کو مفید معلومات مہیا کی ہیں۔ باقی چار ملزموں میں سے دو کو عمر قید سنائی گئی ہے اور دو کو بری کر دیا گیا ہے۔

فوجی عدالت کے فیصلوں کو توثیق کے لئے اعلیٰ حکام کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ لیکن سزا پانے والوں کو اپیل کرنے کا حق حاصل نہیں ہو گا۔ شاہ حسین ملزموں کو معافی دے سکتے ہیں۔

رابرٹ مرفی واشنگٹن روانہ ہو گئے

پیرس ۱۳ اگست۔ مشرق وسطیٰ کے متعلق صدر آئزن ہاور کے خاص نمائندے مسٹر رابرٹ مرفی مشرق وسطیٰ اور یورپی ملکوں کے راہنماؤں سے بات چیت کے بعد کل پیرس سے واشنگٹن روانہ ہو گئے کل مسٹر مرفی نے وزیر خارجہ فرانس سے بات چیت کی۔

پاکستان میں سپین کا نیا سفیر

کراچی ۱۳ اگست۔ حکومت پاکستان نے مسٹر ڈان پیڈرو ڈی بازا کے پاکستان میں سپین کے سفیر اور وزیر مختار کے طور پر تقرر کی منظوری دی

اعلانِ تعطیل

۱۴ اگست کو یوم آزادی کے موقعہ پر دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی۔ اس لئے ۱۵ اگست کا پرچہ شائع نہیں ہو گا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔

(مینیجر الفضل)

مولوی نور الحق صاحب انور

کل ربوہ تشریف لائیں گے

بذریعہ تار اطلاع ملی ہے کہ مکرم مولوی نور الحق صاحب انور مبلغ امریکہ آج نہیں آ رہے۔ بلکہ ۱۵-۸-۵۸ کو ربوہ آئیں گے احباب آج کی بجائے کل بروز جمعرات استقبال کے لئے سٹیشن پر تشریف لائیں۔

(نائب وکیل التبشیر)

حکومت کا جاری کردہ قرضہ

لاہور ۱۳ اگست۔ حکومت مغربی پاکستان نے ۳½ فی صد منافع کا جو قرضہ کل ایک دن کے لئے جاری کیا تھا۔ اس میں پانچ کروڑ روپے کی مطلوبہ رقم سے زیادہ روپیہ جمع ہو گیا ہے یہ روپیہ ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل پر خرچ کیا جائے گا۔

فرانس اور مصر میں سمجھوتہ

جنیوا ۱۳ اگست۔ باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ آئندہ چوبیس گھنٹوں تک فرانس اور مصر کے درمیان حل طلب مالی اور اقتصادی معاملات کے متعلق ایک سمجھوتہ پر دستخط ہو جائیں گے۔

شام میں تجارتی طیارے پر گولہ باری

بیروت ۱۳ اگست۔ شام کی طیارہ شکن توپوں نے کل مڈل ایسٹ ایرلائنز کے ایک تجارتی طیارے پر گولہ باری کی۔ لیکن اسے کوئی نقصان نہ پہنچ سکا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر ... ایڈیٹر: روشن دین تنویر۔ بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۴ اگست

مایستوی الاحیاء ولا الاموات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ایک مختصر سا خطبہ فرمودہ ۲۰ جون ۱۹۴۹ء الفضل کی اشاعت ۱۰ اگست ۱۹۵۸ء میں احباب نے پڑھا ہے۔ اور جیسا کہ امید ہے بیرونی مساجد میں سب دوستوں نے سنا ہوگا۔

یہ خطبہ بے شک مختصر ہے اور قرآن کریم کے نہایت مختصر الفاظ پر مبنی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم کے ان مختصر الفاظ میں افراد اور اقوام کی زندگی اور موت کا بنیادی اصول نہایت وضاحت سے بتا دیا گیا ہے۔ اور پھر اس اصول کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے چند جچے تلے فقروں میں جس طرح بیان فرمایا ہے وہ بھی بے نظیر ہے۔ چنانچہ آپ کے خطبہ کا لفظ لفظ ایسا ہے۔ اور ہر فقرہ ایسا معنی خیز ہے کہ اگر احباب خود بھی اور اپنے بچوں کو بھی یہ خطبہ حفظ کرائیں۔ اور بار بار لوگوں کے سامنے اس کو پیش کریں۔ تو ہمیں یقین ہے کہ بہت سے لوگ جو ابھی تک اسلام کے حقیقی مقاصد سے ناآشنا ہیں محض اس خطبہ سے ان سے واقف ہو سکتے ہیں۔ اور اس طرح ایک عظیم انقلاب کی بنیاد رکھی جا سکتی ہے۔ یہ خطبہ اتنا مختصر اور پُرمعانی ہے اور اس کا انداز بیان ایسا جچا تلا ہے کہ اس کو تمام کا تمام یاد کر لینا کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔

پھر یہ خطبہ نہ صرف احمدیہ جماعت سے اور اس کی دینی جدوجہد سے مخصوص ہے بلکہ یہ ہر پاکستانی، ہر مسلمان بلکہ غیر مسلموں کے لئے بھی ویسا ہی مفید ہو سکتا ہے جیسا کہ جماعت احمدیہ کے لئے۔ بے شک خطبہ میں خطاب جماعت سے ہی کیا گیا ہے۔ لیکن جو اصول اس میں بتایا گیا ہے وہ تمام اقوام کی زندگی اور موت سے تعلق رکھتا ہے۔

آج ۱۴ اگست کو پاکستان اپنی ۱۲ ویں برسی منا رہا ہے۔ چاہیئے کہ ہر پاکستانی قرآن کریم کی اس تعلیم اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس خطبہ کے آئینہ میں اپنی گیارہ سال کی زندگی کا معائنہ کرے۔ اور دیکھے کہ پاکستانی قوم نے اس دوران میں اپنی زندگی کا کیا کیا ثبوت دیا ہے؟ جیسا کہ خطبہ میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ فرد یا قوم کی زندگی کا یہ ثبوت ہے کہ

"قرآن کریم میں بار بار یہ مضمون دہرایا گیا ہے۔ کہ کیا مردے زندوں کے برابر ہو سکتے ہیں۔ بظاہر یہ ایک چھوٹا سا فقرہ ہے۔ اور بظاہر یہ ایک ایسی حقیقت ہے۔ جس سے ہر شخص واقف ہے۔ لیکن اگر سوچا جائے تو یہی چھوٹا سا مضمون اکثر اوقات دنیا کی نگاہوں سے اوجھل ہو جاتا ہے اور اکثر اوقات قومیں اس چھوٹی سی چیز کو نظر انداز کر دینے کی وجہ سے اپنے مقام کو کھو بیٹھتی ہیں۔ دنیا میں اپنے مقام کو قائم رکھنے بلکہ سابق معیار سے اونچا ہونے کے لئے سہل ترین اور سب سے آسان ذریعہ یہی ہوا کرتا ہے کہ انسان اپنے مقام کی کیفیت کو یاد رکھے جس پر وہ کھڑا ہو۔ یہی بات یاد رکھنے سے انسان کی اس جدوجہد میں تیزی پیدا ہوتی ہے۔ جو اپنے مقام کو قائم رکھنے کے لئے وہ کیا کرتا ہے۔"

اس سے کچھ آگے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"بہرحال جو قوم اپنے آپ کو زندہ سمجھتی ہے۔ اس کو مردوں کے مقابلہ میں اپنے کیریکٹر کا معیار زیادہ اچھا رکھنا پڑے گا۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ وہ زندہ بھی ہو۔ اور اس میں اتنی سچائی نہ پائی جائے جتنی مردوں میں پائی جاتی ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ زندہ بھی ہو۔ اور اس میں اتنی محنت نہ پائی جاتی ہو جتنی مردوں میں پائی جاتی ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ زندہ بھی ہو۔ اور اس میں اتنا رحم نہ پایا جائے جتنا مردوں میں پایا جاتا ہے۔ اگر تم اپنے آپ کو زندہ سمجھتے ہو تو تمہارا معیار انصاف۔ تمہارا معیار رحم۔ تمہارا معیار عدل۔ تمہارا معیار سلوک اور تمہارا معیار احسان اور رحم بہرحال مردوں سے زیادہ بالا ہوگا۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں۔ کہ تمہیں زندہ کہا جائے آخر مردہ کے معنے یہ تو نہیں کہ اس کی روح نکل گئی ہو۔ اس کی آنکھ دیکھ نہ سکتی ہو۔ اس کے کان سن نہ سکتے ہوں۔ اور اس کا جسم حرکت نہ کر سکے۔ اور نہ زندہ کے یہ معنے ہیں کہ اس کا جسم حرکت کرتا ہو۔ اس کی آنکھیں دیکھتی ہوں۔ اس کے کان سنتے ہوں۔ اور اسکے ساتھ ارتقاء اور تنزل کا سلسلہ لگا ہوا ہو۔ یہاں وہ معنے مراد نہیں۔ یہاں اس سے روحانیت کا نکل جانا مراد ہے اخلاق فاضلہ کا مٹ جانا مراد ہے۔ اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تمہارے اندر روحانیت بھی نہ ہو۔ تمہارے اندر اخلاق فاضلہ بھی نہ پائے جائیں۔ اور پھر تمہیں زندہ کہا جائے۔ اور تمہارے دشمن کو جس میں یہ خوبیاں پائی جاتی ہیں مردہ کہا جائے اور اگر وہ باتیں تم میں بھی پائی جاتی ہوں۔ لیکن تم اپنے دشمن سے پیچھے رہ گئے ہو۔ تب بھی اس کے مقابلہ میں تمہیں زندہ نہیں کہا جا سکتا تھا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ مردہ تو چلتا ہو۔ اور زندہ سارا دن ایک جگہ پڑا رہے۔ مردہ تو آنکھیں کھولتا ہو۔ اور دیکھتا ہو۔ مگر یہ نہ دیکھتا ہو۔ مردہ سنتا ہو۔ خواہ کچھ اونچا ہی سنتا ہو۔ لیکن سنتا ضرور ہو۔ مگر یہ نہ سنتا ہو۔ ...... ہم کہتے تو یہ ہیں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاکر ہم زندہ ہو گئے اور ایک غیر مسلم ہمارے برابر نہیں ہو سکتا لیکن کیا ہم اخلاق میں بھی اس سے بڑھ کر ہیں۔ اگر ہم اخلاق میں اس سے بڑھ کر نہیں۔ تو پھر ہم بھی مردہ ہیں۔ آخر کیا وجہ ہے کہ ہمارے دشمن میں قربانی کا احساس زیادہ پایا جاتا ہو۔ اسے وقت کو صحیح طور پر استعمال کرنے کی عادت ہو۔ وہ آپس کے معاملات کو ہم سے اچھی طرح طے کر سکتا ہو۔ اس میں دیانت و امانت ہم سے زیادہ پائی جاتی ہو۔ لیکن زندہ ہم ہوں اور وہ مردہ اگر تمہاری صحبت دنیا تلاش نہیں کرتی اگر تمہارے پاس بیٹھنے کو وہ نعمت قرار نہیں دیتی۔ اور تمہاری دوستی کو وہ خدا تعالےٰ کا ایک فضل قرار نہیں دیتی۔ تو تم زندہ کیوں کر ہو۔ اور تمہارا دشمن مردہ کیونکر ہے۔ ہاں اگر تمہارے اخلاق فاضلہ تمہیں ایک نمایاں حیثیت دے دیتے ہیں۔"

آخر میں حضور فرماتے ہیں:۔

"تمہیں سوچنا چاہیئے کہ جسے تم صداقت سمجھا ہے کیا وہ فریب اور جھوٹ تو نہیں۔ اگر تمہاری عقل کہتی ہے کہ یہ سچ ہے تو تمہیں اپنے نفس کو کہنا چاہیئے۔ اے نفس تو ہی جھوٹا ہے تو نے جو یہ سمجھا تھا۔ کہ میں پانی میں کود پڑا ہوں درست نہیں تو ابھی باہر ہی کھڑا ہے۔ تو نے ابھی عرفان کے دریا میں چھلانگ نہیں لگائی۔ اگر تم یہ سوچو تو تم میں کتنی راستی پیدا ہو سکے اور اگر تم اس نتیجہ پر بھی پہنچ جاؤ کہ زندہ مردے سے بہرحال بہتر ہوتا ہے۔ تب بھی تمہارا کیریکٹر پہلے سے بہت زیادہ اونچا ہو جائے گا۔ تم پہلے سے زیادہ جدوجہد کے لئے تیار ہو جاؤ گے۔ تم پہلے سے زیادہ محنت کے لئے تیار ہو جاؤ گے۔ اور اپنی حالت کو پہلے سے بہتر بنانے کے لئے کوشش کرو گے۔ اور اگر تم ایسا نہیں کرو گے۔ تو تم ایسی تاریکی میں پڑ جاؤ گے۔ جس سے نکلنے کا تمہیں کوئی موقعہ نہیں ملے گا۔"

ہمیں اس مضمون کی زیادہ تشریح کی ضرورت نہیں۔ حضور نے اس کو اچھی طرح واضح الفاظ میں بیان کر دیا ہے۔ جماعتوں کو چاہیئے کہ اس خطبہ کو جس قدر ہو سکے بیرون جماعت دوستوں میں بھی پھیلایا جائے۔ اور تمام اہل وطن کی توجہ حیات و ممات اقوام کے اس اصول کی طرف دلائی جائے۔ جو مختصر الفاظ میں اللہ تعالےٰ نے بتایا ہے۔ یہ گویا جماعت کی طرف سے تمام پاکستانیوں کو یوم آزادی کا تحفہ ہوگا۔

پاکستان مضبوط و مستحکم بنیادوں پر قائم ہے

دنیا کی کوئی طاقت اب اسے ختم نہیں کر سکتی

ہمیں اسی مسلک کو اپنا نصب العین بنانا چاہیئے کہ

ہم سب ایک ہی مملکت کے مساوی الحیثیت شہری ہیں

قائداعظم نے فرمایا:-

○ "جو لوگ اپنی نادانی سے یہ سمجھتے ہیں کہ وہ پاکستان کو ختم کر دیں گے بڑی بھول میں مبتلا ہیں۔ دنیا کی کوئی طاقت ایسی نہیں جو پاکستان کا شیرازہ بکھیرنے میں کامیاب ہو سکے۔ اس پاکستان کا جو اب مضبوط و مستحکم بنیادوں پر قائم ہو چکا ہے۔"

○ "میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ تو نے ہی یہ آزاد و خود مختار سلطنت ہمیں بخشی ہے۔ تو ہی یہاں کے باشندوں کو مصائب و آلام برداشت کرنے کی ہمت دے اور صبر و استقلال عطا فرما۔ اور انہیں یہ صلاحیت بھی دے کہ ہر قسم کے اشتعال کے باوجود وہ پاکستان کی خاطر اس کے امن و امان کو برقرار رکھنے میں کامیاب رہیں۔" (بیان قائداعظم ۲۴ راگست ۱۹۴۷ء)

○ "آپ آزاد ہیں اپنے مندروں اور مسجدوں اور دوسری عبادت گاہوں میں جانے کے لئے۔ آپ پاکستان کی مملکت میں بالکل آزاد ہیں آپ کسی مذہب، فرقہ، عقیدہ سے تعلق رکھیں اس سے کاروبار سلطنت کو کوئی سروکار نہیں ہے۔ ہم اس بنیادی اصول سے اپنے نظام کا آغاز کر رہے ہیں کہ ہم سب ایک ہی مملکت کے شہری ہیں اور مساوی الحیثیت۔ ہمیں اس مسلک کو اپنے اپنے نصب العین کے طور پر سامنے رکھنا چاہیئے۔"

(مجلس دستور ساز پاکستان سے خطاب ۱۱ راگست ۱۹۴۷ء)

○ "ہمیں قوم کی حیثیت سے ایک ہو کر رہنا چاہیئے۔ بڑی پرانی کہاوت ہے۔ کہ اتحاد میں قوت ہے۔ اتحاد میں فتح ہے۔ اور اختلاف میں شکست۔"

(۷ راپریل ۱۹۴۸ء لیکچر پشاور)

قیام پاکستان کے وقت جماعت احمدیہ کی خدمات

۱۔ ۲۰ فروری ۱۹۴۷ء کو لنڈن سے یہ اعلان ہوا کہ:-

"برطانوی گورنمنٹ جون ۱۹۴۸ء تک تمام اختیارات ہندوستان کو سپرد کر دیگی۔"

اب سب سے بڑی مشکل پاکستان کے حاصل کرنے میں پنجاب میں یونینسٹ پارٹی کی حکومت تھی۔ جسے ہندوؤں اور سکھوں کی تائید حاصل تھی۔ اسلئے پنجاب کی اسمبلی کا اس صورت میں مسلم لیگ کی خواہش کے مطابق پاکستان میں شامل ہونے کا فیصلہ کرنا ناممکن تھا۔ اور پنجاب کے بغیر پاکستان بن نہیں سکتا تھا۔ کیونکہ صوبہ سرحد اور صوبہ سندھ میں کانگرس کا بہت اثر و رسوخ تھا۔ اسلئے مسلم لیگ نے حکومت پنجاب کے وزیر اعظم ملک خضر حیات خاں کے پاس اپنا خاص وفد بھیج کر کوشش کی کہ وہ مسلم لیگ کے ساتھ اتفاق کر لیں مگر انہیں کامیابی نہ ہوئی۔ تب امام جماعت احمدیہ نے مسلم لیگ کی اس روک کو دور کرنے کے لئے کوشش فرمائی جس کی موجودگی میں صحیح معنوں میں پاکستان بن ہی نہیں سکتا تھا۔ چنانچہ آپ نے ملک خضر حیات خاں صاحب کو ایک خط لکھا اور سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کو ان کے پاس بھیجا۔ جس کے بعد ملک خضر حیات خاں صاحب نے ۳ رمارچ کو مع اپنی وزارت کے استعفےٰ گورنر کے پاس بھیج دیا اور مسلم لیگ کے لئے میدان خالی کر دیا۔

اس کے متعلق ٹربیون نے اپنی اشاعت ۵ رمارچ ۱۹۴۷ء میں لکھا:-

"معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ خضر حیات خاں نے یہ فیصلہ سر محمد ظفر اللہ خاں کے مشورہ اور ہدایت کے مطابق کیا ہے۔ سنا جاتا ہے کہ مسلم لیگ کی تازہ ایجی ٹیشن کے دوران میں جماعت احمدیہ کے امام نے خضر حیات خاں کو خط لکھا کہ وہ لیگ کے سامنے جھک جائیں۔ یہ خط سر محمد ظفر اللہ خاں کے ذریعے بھیجا گیا تھا جنہوں نے اپنے امام کی ہدایت کی پُر زور تائید کی۔ ملک خضر حیات خاں صاحب نے سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کو لاہور مشورہ کے لئے بلایا۔ جس کے بعد ملک صاحب نے وہ بیان دیا جو کہ اخبارات میں شائع ہوا"

اس سے مسلمانوں کو من حیث الجماعت بہت خوشی ہوئی۔ قائداعظم محمد علی جناح کو جو خوشی ہوئی وہ ان کے مارچ کے بیان سے ظاہر ہے جو انہوں نے بمبئی سے جاری کیا۔

"مجھے آج صبح یہ سُن کر خوشی ہوئی ہے کہ ملک خضر حیات خاں نے اپنا اور ساری کابینہ کا استعفےٰ داخل کر دیا ہے۔ ان کا یہ فیصلہ دانش و رانہ ہے۔ اور یہ توقع ہے کہ ڈاکٹر خان صاحب اس نیک مثال کی تقلید کریں گے۔"

اس کے بعد جب ناظر امور خارجہ سلسلہ احمدیہ مکرمی درد صاحب مرحوم قائداعظم سے ملے تو انہوں نے جماعت احمدیہ کی اس کوشش کا بہت شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ آپ نے نہایت نازک وقت ہماری مدد کی۔ اور کہا:-

"I can never forget it"

کہ میں اسے کبھی نہیں بھول سکتا۔

۲۔ جب اخبارات میں تقسیم پنجاب کا ذکر ہوا تو امام جماعت احمدیہ نے اس تقسیم کو روکنے کے لئے بھی کوشش کی۔

قائداعظم محمد علی جناح کو بھی تار دیا گیا۔ اور جماعت احمدیہ کی طرف سے وزیر اعظم حکومت انگلستان کو بھی تار دیا گیا۔ کہ پنجاب کی تقسیم خلاف عقل اور خلاف انصاف ہے (الفضل ۲۴ رمئی ۱۹۴۷ء) کیونکہ پنجاب میں مسلمانوں کی اکثریت تھی اسلئے انصافاً وہ مسلمانوں کا حصہ تھا۔ لیکن ۳ رجون کو گورنمنٹ کی طرف سے جو اعلان کیا گیا اس میں تقسیم پنجاب کے لئے یہ شرط لگائی گئی تھی۔ کہ مسلم اکثریت ۱۹۴۱ء کی مردم شماری کی رو سے ہوگی۔ اور اس کے مطابق مسلم اکثریت والے اضلاع پاکستان میں آجائیں گے۔

اس اصول کے مطابق پنجاب کے سترہ ضلعے بشمول ضلع گورداسپور اکثریت والے ضلعے قرار دیئے گئے اور باقی تیرہ ۱۳ ضلعے بشمول امرتسر ہندو اکثریت والے قرار دیئے گئے تھے۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی اعلان کیا گیا تھا۔ کہ حدود کا آخری فیصلہ بونڈری کمشن کرے گا۔ نیز اس منشور کے فقرہ ۹ میں یہ الفاظ بھی لکھے گئے تھے کہ علاقوں کی تقسیم میں آبادی کے علاوہ other Factors یعنی دوسرے حالات کو بھی دیکھا جائے گا۔

۱۵ر جولائی ۱۹۴۷ء سے حکومت ہندوستان اور حکومت پاکستان نے اپنا اپنا کام علیحدہ علیحدہ طور پر شروع کیا۔ اور باونڈری کمشن نے لاہور میں اپنی کارروائی شروع کی۔ سکھوں کا مطالبہ یہ تھا اور وہ یہ توقع رکھتے تھے کہ کم از کم دریائے چناب تک انہیں علاقہ دیا جائے گا۔

مسلم لیگ کا کیس پیش کرنے کے لئے چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب لندن سے لاہور پہنچے۔ اور خود امام جماعت احمدیہ بھی تمام کارروائی دیکھنے اور سننے کے لئے عدالت میں موجود رہے۔ اور مناسب ہدایات دیتے رہے۔ علاوہ ازیں لندن سکول آف اکنامکس کے پروفیسر مسٹر سپیٹ کی جو باونڈری اکسپرٹ تھے خدمات حاصل کی گئیں۔ اور ان کے تمام اخراجات جماعت احمدیہ نے برداشت کئے۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب نے جس غیر معمولی قابلیت و لیاقت سے مسلم لیگ کا کیس پیش کیا۔ اور ضلع گورداسپور کو مغربی پنجاب میں شامل کرنے کے لئے جو ناقابل تردید دلائل دئے۔ ان کا علم ان ایام کے روزنامہ اخبارات سے حاصل ہو سکتا ہے . . .

. . . . اخبارات نے یکزبان ہو کر چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی تعریف کی۔ چنانچہ اخبار "نوائے وقت" نے باونڈری کمیشن کے اجلاس کے خاتمہ پر لکھا:۔

حد بندی کمشن کا اجلاس ختم ہوا چار دن چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے مسلمانوں کی طرف سے نہایت مدلل نہایت فاضلانہ اور نہایت معقول بحث کی۔ کامیابی خدا کے ہاتھ میں ہے۔ مگر جس خوبی اور قابلیت کے ساتھ سر محمد ظفر اللہ خانصاحب نے مسلمانوں کا کیس پیش کیا۔ اس سے مسلمانوں کو اتنا اطمینان ضرور ہو گیا کہ ان کی طرف سے حق و انصاف کی بات نہایت مناسب اور احسن طریقہ سے ارباب اختیار تک پہنچا دی گئی ہے۔ سر ظفر اللہ خانصاحب کو کیس کی تیاری کے لئے بہت کم وقت ملا ہے۔ مگر اپنے خلوص اور قابلیت کے باعث انہوں نے اپنا فرض بڑی خوبی سے ادا کیا۔ ہمیں یقین ہے کہ پنجاب کے سارے مسلمان بلا لحاظ عقیدہ ان کے اس کام کے معترف اور شکر گذار ہوں گے"

(روزنامہ نوائے وقت مورخہ یکم اگست ۱۹۴۷ء)

لیکن ریڈکلف نے جو کمیشن کے صدر تھے۔ خود حاضر ہو کر کیس کی سماعت بھی ضروری نہ سمجھی اور .... کی آڑ لے کر ایسا فیصلہ دے دیا جو عقل و انصاف دیانت اور ۳ر جون کے اعلان کے سراسر خلاف تھا۔ کیونکہ تقسیم کے بنیادی اصول کو کہ تقسیم اکثریت کی بناء پر ہوگی۔ بالائے طاق رکھکر ضلع گورداسپور کی جس میں مسلمانوں کی اکثریت تھی۔ چار میں سے تین تحصیلیں مشرقی پنجاب کے ساتھ ملحق کر دی گئیں۔ مسٹر سپیٹ نے واپس لندن پہنچ کر ایک تقریر کے دوران میں کہا:۔

"ریڈکلف کا ایوارڈ بالکل غیر منصفانہ تھا۔ اس سے مسلمانوں کو سب سے زیادہ نقصان پہنچا ہے۔ حالانکہ وہ پہلے ہی امید سے زیادہ قربانی کر چکے تھے۔ سکھ پنجاب میں بکھرے ہوئے ہیں۔ ان کے مطالبات کے مطابق پنجاب کو تقسیم کرنا عملاً ناممکن تھا"

اور قائد اعظم نے اس فیصلہ کے متعلق ۳۱ر اگست ۱۹۴۷ء کو لاہور کے ایک عظیم الشان جلسہ میں یہ ریمارک پاس کئے:۔

"ہمارے علاقہ کو کم سے کم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ہم پر آخری وار باونڈری کمیشن کے فیصلہ سے ہوا ہے یہ فیصلہ سراسر غیر منصفانہ ناقابل فہم اور بدنیتی پر مبنی ہے۔ اس فیصلہ کی حیثیت محض سیاسی ہے۔ قانونی نہیں ہے۔ تاہم چونکہ ہم باونڈری کمیشن کے فیصلہ پر کاربند ہونے کا وعدہ کر چکے ہیں۔ اس لئے ایک معزز قوم کی حیثیت سے ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اس پر کاربند رہیں۔ گو ہمارے لئے سخت تکلیف دہ ہے۔ لیکن اب ہمیں ضبط اور تحمل سے کام لینا چاہیئے۔ اور امید کا دامن ہاتھ سے چھوڑنا نہیں چاہیئے"

۳۔ اس وقت وزرائے حکومت پاکستان یکے بعد دیگرے اس رائے کا اظہار کر چکے ہیں۔ کہ کشمیر کا سوال پاکستان کے لئے زندگی اور موت کا سوال ہے۔ استحکام پاکستان کے لئے کشمیر کا اس سے الحاق ضروری ہے اور کشمیر کے ہندوستان سے الحاق کی صورت میں پاکستان کی ہلاکت یقینی ہے۔ لیکن ستمبر ۱۹۴۷ء میں جب کہ ایک طرف ہندوستان کی نظریں کشمیر پر لگی ہوئی تھیں۔ اور دوسری طرف اندرون کشمیر ڈوگرہ فوج اپنی سنگینیں اور رائفلیں ہاتھوں میں لئے ہوئے حکم کی منتظر تھی۔ اور تیسری طرف سرحدی کانگرسی مدبر پہلے ہی بوتے پر اس کے لئے خطرہ کا موجب بن رہے تھے۔ اور حریت پسند مسلمان وادی کشمیر میں۔ اس خوف زدہ بھیڑ وں کی طرح ہو گئے تھے۔ جس کا کوئی راعی نہ ہو اس وقت اس ضروری اور اہم سوال کی طرف سب سے پہلے جماعت احمدیہ کے آرگن "الفضل" نے توجہ دلائی۔ جب ریاست جوناگڈھ نے حکومت پاکستان کے ساتھ ملنے کا فیصلہ کیا۔ اور دونوں حکومتوں میں معاہدہ ہو چکا۔ تو ہندوستان نے بات چیت کرنے کے لئے اپنا ایک پولیٹیکل سکرٹری جوناگڑھ میں بھجوایا۔ حالانکہ معاہدہ کے پیش نظر حکومت پاکستان کے پاس آنا چاہیئے تھا۔

حلف الفضول میں شمولیت کیلئے ضروری امور

حلف الفضول میں فضل نامی اشخاص نے باہمی معاہدہ کیا تھا کہ ہم مظلوم کی مدد کریں گے۔ چونکہ یہ ایک نہایت درجہ پاکیزہ معاہدہ تھا۔ اور اس سے بنی نوع انسان کی خدمت ہوتی تھی اس لئے رسول مقبول صلعم بھی اس میں شامل ہوئے تھے۔ اور اس معاہدہ کے ماتحت آنجناب نے ایک اجنبی اور غریب آدمی کی رقم ابوجہل کے گھر پر جا کر دلوائی تھی۔

سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حلف الفضول کو اپنی جماعت میں جاری فرمایا۔ اور اس کا یہ مقصد بیان فرمایا کہ:۔

۱۔ لوگوں میں جذبات پر قابو رکھنے کی عادت ڈالی جائے۔ مومن کا کوئی نشان ہوتا ہے معیت کا نشان مظلومیت ہے۔

۲۔ بعض دفعہ ایک شخص جوش نہیں دبا سکتا۔ اور لڑنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے دوسرا بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ اور بات بڑھ جاتی ہے ایسے حالات میں ایک فریق ایسا ہونا چاہیئے۔ جو اُن کے جوشوں کو اپنے اوپر لے لے۔

اس معاہدہ میں شمولیت کے لئے حضور نے کئی ضروری امور بیان فرمائے ہیں۔ اس وقت نظارت ہذا ان میں سے صرف دو امور کو جماعت کے سامنے پیش کرتی ہے۔ اور امید کرتی ہے کہ جہاں نقص ہو۔ اس کی اصلاح فرمائی جائے۔

۱۔ اگر مجھے کسی اپنے امام الصلوٰۃ سے ذاتی طور پر شدید اختلاف بھی ہوگا۔ تو مرکز کے حکم کے بغیر اس کے پیچھے نماز پڑھنا ترک نہیں کروں گا۔

۲۔ اپنے کسی بھائی سے خواہ اس سے شدید تکلیف بھی پہنچی ہوئی ہوگی۔ اس سے بول چال ترک نہ کروں گا۔ اگر وہ دعوت کرے۔ تو اس کی دعوت کو رد نہ کروں گا

(مطالبات تحریک جدید صفحہ ۱۵۹)

(اڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

کتاب ظہور احمد موعود مصنفہ محترم قاضی محمد یوسف صاحب

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے خاکسار کی تازہ تصنیف ظہور احمد موعود پڑھ کر ایک خط میں خاکسار کو یہ الفاظ تحریر فرمائے:۔

چند دن ہوئے مجھے مولوی عبد اللطیف صاحب نے آپ کی تازہ تصنیف ظہور احمد موعود کا ایک نسخہ بھجوایا۔ جو میں نے ایک نشست میں ہی ختم کر لیا۔ بہت دلچسپ اور ایمان افروز کتاب ہے۔ بعض حصوں کے مطالعہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے . . . . اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ حضرت مسیح موعود پر آپ کا چٹان کی طرح ایمان بہت قابل قدر ہے۔ اور غیر مبایعین کے مقابلہ پر آپ کا مضبوط اور مستحکم قدم بھی بہت قابل قدر ہے۔ فقط والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۲ ۵ ۸

(قاضی محمد یوسف احمدی۔ قاضی خیل۔ ہوتی ضلع مردان)

نوٹ:۔ کتاب حکیم مولوی عبد اللطیف صاحب شاہد دوکان نمبر ۱۲ بیرون بازار گوالمنڈی لاہور سے مل سکتی ہے۔

تصحیح

الفضل مورخہ ۱۲ر اگست میں محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کا جو مضمون شائع ہوا ہے۔ اس کے آخری فقرہ میں سہو کتابت کی وجہ سے ایک غلطی ہو گئی ہے۔ یعنی "ابدی راحت" کی بجائے "اپنی راحت" کے الفاظ شائع ہو گئے ہیں۔ صحیح فقرہ یوں ہے۔

"تا ان کا دل دنیا کے سب دکھوں اور سب تکلیفوں کو بھول جائے اور اسے ابدی راحت نصیب ہو" ۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

کیا اقتدار پر قبضہ کئے بغیر اصلاح نہیں ہو سکتی؟

(مولانا نذیر الحق صاحب میرٹھی مسجد ارائیاں - لاہور)

اگر اہل حق کی ابرو پہ بل نہ آجائے اور علم و ادب کی تیوریاں نہ چڑھیں تو مجھ حقیر و ناکارہ پر نہ چڑھنے لگیں تو میں عرض کروں کہ ہمارے اہل حق کے فکر کی بنیادی خامی یہ ہے کہ انہوں نے یقینی اور قطعی طور پر یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ دین کی ترقی اور معاشرے کی اصلاح و پاکیزگی کے لئے قوت و اقتدار کے سرچشمے پر قبضہ کرنا نہایت ضروری ہے۔ اس کو اس قدر بنیادی اہمیت دی گئی ہے کہ اس کے خلاف کچھ کہنا گویا اسلام کی راہ سے فرار۔ بزدلی۔ کم ہمتی۔ عافیت پسندی اور دین سے ناواقفی ہے۔

لیکن ہم اپنے ان مقدسین سے جو اس قسم کے فتووں سے حقیقت کو عوام کی نگاہوں سے اوجھل کر دینا چاہتے ہیں اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتے ہیں کہ ازراہ کرم ٹھنڈے دل سے ہماری اس بات کا جواب دیں کہ آپ کا یہ کہنا

"دین کی ترقی اور معاشرے کی اصلاح کا کام اقتدار پر قبضہ کئے بغیر نہیں ہو سکتا"

یہ آپ کی ذاتی تحقیق و رائے ہے یا اس پر آپ بعبارۃ النص کوئی قرآنی آیت اور صحیح حدیث بھی پیش کر سکتے ہیں؟ اگر آپ کے پاس کتاب و سنت کی نصوص بھی موجود ہیں تو پھر یہ بحث پہلے ہی قدم پر طے ہو جاتی ہے اور آپ کی بات سے کسی کا فرد بھی انکار نہیں ہو سکتا۔ ہم سب کی گردنیں اللہ رسولؐ کے صاف و صریح حکم کے سامنے جھک جانی چاہئیں اور اختلاف و نزاع کو ختم کر کے تمام دین پسند عناصر کو حصولِ اقتدار پر متحد و متفق ہو جانا چاہئے۔

مگر افسوس صد ہزار افسوس کہ اس مسلمانہ روش کی طرف کوئی بھی توجہ نہیں دے رہا۔ ہاں پھیر پھیر کی راہوں سے حصولِ اقتدار کا شور و غل بہت مچایا جا رہا ہے اور زبردستی ایک ایسی بات کو حق بنا رکھا ہے جس کا نصوص قطعیہ سے حق ہونا ثابت نہیں ہوتا۔

اپنی ذہانت، خطابت اور ادبیت سے کام لے کر ہمیں یہ غلط سنایا جا رہا ہے۔

بڑی حرکات کے موجودہ مقصود کی ہمہ گیری نے انسان کی پوری زندگی پہ پوری طرح نفرت و انی کے ساتھ قبضہ کر رکھا ہے۔ قوت و اقتدار کے سرچشمہ پر شیطانی قوتوں نے قبضہ کر رکھا ہے۔ فساق و فجار نے معاشرے کے سدھار کی تمام راہیں بند کر رکھی ہیں اور بگاڑ کی تمام راہیں کھول رکھی ہیں۔ اس لئے اگر ہم ہزار سال بھی اصلاح کی کوشش کرتے رہیں تو کسی ایک زندگی میں بھی کوئی انقلاب پیدا نہیں کر سکتے

یعنے صاحب یہ ہے وہ ساختہ حق جس پر ہمارے بعض دوستوں نے آسمان سر پہ اٹھا رکھا ہے۔

اگر یہ بات ٹھیک ہے کہ قوت و اقتدار پر شیطانوں کا قبضہ ہے تو انہوں نے اصلاح کی تمام راہیں بند کر رکھی ہیں۔ تو پھر آپ اصلاح یافتہ کیسے بن گئے؟ اور یہ صالحین کون سے آسمان سے ٹپک پڑے؟ اگر آپ اقتدار حاصل کئے بغیر مصلح بن گئے ہیں تو آپ نے اپنی دلیل کو آپ توڑ دیا اور قرآن کی یہ صداقت تسلیم کر لی:-

یا ایھا الذین اٰمنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اھتدیتم ۔ الخ

اے ایمان والو تم اپنی جانوں کی فکر کرو۔ جب تم نے ہدایت پا لی تو گمراہ شخص تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ (المائدہ پ ۷)

اس آیت نے بتلایا کہ اصلاح سے قبل صلاح و تقویٰ کی ضرورت ہے۔ اگر ہر شخص بجائے خود نیک و متقی ہو جائے تو تعلیم و تبلیغ کی قطعاً ضرورت نہیں یعنی انسانوں کو نیک اور متقی بنانے کے لئے تبلیغ و اشاعت کی ضرورت ہے نہ کہ اقتدار حاصل کر کے قانون کے زور سے مسلمان بنانے کی دوسری چیز یہ کہ سب سے پہلے خود صالح اور پرہیزگار بننے کی ضرورت ہے۔ صالح اور پرہیزگار سے مراد اس زمانہ میں وہ ہو سکتا ہے جو کم از کم دس فیصدی احکام اسلامی پر عمل پیرا ہو۔ ارکان اسلامی کا پابند ہو۔ ان ارکان کے ذریعہ اسلام مسلمانوں کے سامنے جو اصول و مقاصد رکھتا ہے ان کو سمجھتا ہو اور حتی الامکان ان کو حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرے۔ اپنے تمام معاملات میں خشیت الٰہی اور خدا ترسی کو مدنظر رکھے اخلاقیات و معاشیات میں جہاں تک ممکن ہو اسوہ رسولؐ کی پیروی کرے۔ اور ایثار و قربانی کے ذریعہ خدمت ملک و ملت کا زیادہ سے زیادہ ثبوت دے۔ انہی امور کو قرآن حکیم نے مختصر لفظوں میں یوں بیان کیا ہے

تعاونوا علی البر والتقوٰی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان۔

نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ و زیادتی کے کاموں میں مدد کرنے سے اجتناب برتو۔ پھر کیا ہے؟ ہر وہ نیکی کا کام جس سے اپنی ذات اور دوسروں کو روحانی اور جسمانی دونوں طور پر فائدہ پہنچے۔ اور تقویٰ کیا ہے؟ اوامرِ الٰہیہ کی امکانی حد تک پابندی اور نواہی سے اجتناب۔

بس یہ ہے ارباب اصلاح و تقویٰ کا جامع پروگرام۔ اگر اہل حق پورے شعور و اخلاص کے ساتھ اس پروگرام کو اپنا لیں تو جوں جوں ان کی زندگیاں اسلامی احکام کے سانچے میں ڈھلتی جائیں گی۔ یعنی وہ اسلامی سیرت و کردار کے مالک بنتے جائیں گے۔ اور مادی اور اخلاقی طاقتوں پر قبضہ کرتے چلے جائیں گے۔ کفر و شرک اور فسق و فجور کا زور ٹوٹتا جائے گا۔ اصلاحِ معاشرہ کی راہیں صاف و ہموار ہوتی جائیں گی اور اقتدار خود بخود ان کے قدموں میں چلا آئے گا۔

تمام انبیاء علیہم السلام اور ارباب حق و صداقت کی زندگیاں اس امر پر شاہد عدل ہیں کہ اسلامی انقلاب برپا کرنے کا صحیح اور سیدھا سادہ طریقہ یہی ہے کہ پہلے ایمان و اخلاص۔ زہد و تقویٰ ایثار و قربانی اور جہاد فی سبیل اللہ والی زندگی۔ اور اس کے بعد تمکن و اقتدار کون نہیں جانتا کہ ہمیشہ اسلام چھائے ہوئے کفر میں ہی پرورش و تقویت پا کر ابھرتا رہا ہے اور طاغوتی طاقتوں کے چھکے چھڑاتا رہا ہے۔

یہ طریقہ پرانا۔ کرم خوردہ اور فرسودہ نہیں ہو چکا۔ آج کل کا اسٹیٹ کتنا ہی وسیع و ہمہ گیر بن گیا ہو۔ اور ارباب حکومت کتنے ہی کیوں نہ ہو گئے ہوں۔ بہر حال زمانہ میں کوئی ایسا تغیر و انقلاب نہیں آیا جس سے مذکورہ بالا طریق نبوت ناکارہ اور فرسودہ ہو گیا ہو اور اہل حق مجبور ہو گئے ہوں کہ وہ اقتدار پر قبضہ کئے بغیر کچھ نہیں کر سکتے

ہاں اگر اہل حق نے کتاب و سنت کے پیش کردہ نقشہ اور طریق نبوت کے مطابق انفرادی اور اجتماعی حیثیت سے اصلاح و انقلاب کا کام کما حقہ کیا ہوتا اور وہ ناکام ہو گئے ہوتے۔ تو پھر تو وہ کسی حد تک یہ کہنے میں حق بجانب ہوتے کہ ہم نے سب کچھ کر دیکھا اب اقتدار پر قبضہ کئے بغیر کچھ نہیں ہو گا۔

لیکن اب جبکہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ حضرت سید احمد بریلوی۔ اور حضرت مولانا اسمٰعیل شہید کے بعد اصلاح نفوس اور اصلاح و انقلاب کا کام ہوا ہی نہیں۔ جو ابھی تو محض جذباتی اور سطحی طور پر۔ وہ بھی بہت سی خامیوں اور کوتاہیوں کے ساتھ۔ ایسی صورت میں کس بنا پر دعویٰ کیا جا سکتا ہے کہ ہم صالح بن گئے ہیں۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ ہمیں ووٹ دے کر برسر اقتدار لائیں۔ جو شخص خود پرہیزگار اور صالح نہیں ہے اسے کیا حق ہے کہ اصلاح و قیادت کے میدان میں آجائے۔ جو شخص یا اشخاص خود عامل نہیں ہیں۔ کتاب و سنت کو اپنی فکر و رائے پر مقدم نہیں کرتے۔ فرائض میں سست و کاہل ہیں۔ عقائد کو چنداں اہمیت نہیں دیتے۔ معاملات میں اچھے نہیں۔ اخلاق میں ممتاز و نمایاں نہیں۔ اور جن کی خشیت الٰہی و خدا ترسی ان کے اعمال سے ظاہر نہیں ہوتی۔ ان سے کیا توقعات وابستہ کی جا سکتی ہیں کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں وہی برسر اقتدار آ کر کر دکھائیں گے۔

حالات پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ جو کچھ بے دین اور فساق و فجار برسر اقتدار آ کر کر رہے ہیں یہ وہی کچھ برسر اقتدار آ کر بے کھٹکے زیادہ کریں گے۔ بلکہ اس سے بھی بدتر۔

سمجھ میں نہیں آتا آخر ہمارے دوستوں میں وہ کونسی چیز پیدا ہو گئی ہے جس سے وہ صالح بن گئے ہیں۔ ہم تو واضح طور پر دیکھ رہے ہیں جو اخلاقی خرابیاں اور کمزوریاں ہم جیسے گنہگاروں میں ہیں وہی صالحین میں بھی ہیں۔ جس طرح ہم دولت و اقتدار پہ مرتے ہیں اسی طرح صالحین بھی مر رہے ہیں۔ جس طرح ہمیں شخصیت پرستی۔ طائفی عصبیت اور معاشی مفاد نے دیوانہ بنا رکھا ہے اسی طرح صالحین بھی دیوانہ ہو رہے ہیں

(بقیہ صفحہ ۷ پر)

(منقول از سہ روزہ منہاج لاہور ۴ اگست ۱۹۵۵ء)

نتیجہ امتحان کتاب ضرورۃ الامام زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

کتاب ضرورۃ الامام کے امتحان کا نتیجہ درج ذیل ہے۔ ۲۰۰ لجنات میں سے صرف ۱۳ لجنات امتحان میں شامل ہوئیں جوکہ افسوسناک امر ہے۔ بیرونی لجنات میں سے پشاور کی لجنہ کی ایک بہن منظورہ ناہید اول آئی ہیں۔ اور لجنہ اماء اللہ ربوہ کے حلقہ جات میں امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ کیپٹن ملک خادم حسین صاحب اوّل آئی ہیں۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔

آئندہ کتاب کشتی نوح کا امتحان ستمبر کے آخری اتوار کو منعقد ہوگا۔ تمام لجنات سے گذارش ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تحریک کرکے امتحان دینے والی ممبرات کی فہرستیں بھجوائیں۔

(سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

نوٹ:۔ جس بہن کا نام شائع نہیں ہوا افسوس ہے کہ وہ کامیاب نہیں ہوسکیں۔

نمبر شمار	نام لجنہ اماء اللہ	نمبر حاصل کردہ	نمبر شمار	نام لجنہ اماء اللہ	نمبر حاصل کردہ
	ربوہ		۱۶	رول نمبر ۹	۳۷/۱۰۰
۱	امۃ الجمیل بنت مولوی عبداللطیف صاحب	۶۸/۱۰۰	۱۷	" " ۱۵	۴۰
۲	صالحہ قانتہ	۵۰	۱۸	سنر خنزہ صاحبہ	۳۳
۳	حلیمہ نزہت	۵۶	۱۹	امۃ الوحید	۳۷
۴	امۃ الحفیظ بیگم کیپٹن ملک خادم حسین صاحب	۷۷		**محمد آباد اسٹیٹ سندھ**	
۵	نعیمہ ریحانہ	۴۰	۱	ناصرہ سلطانہ	۸۵/۱۰۰
۶	امۃ الحی بشریٰ	۶۵	۲	بشریٰ بیگم نزہت	۷۶
۷	رشیدہ رانا	۳۳	۳	مبارکہ بیگم	۶۸
۸	امۃ الحفیظ عفت	۷۲	۴	امۃ الرفیق	۸۲
۹	امۃ الشافی اہلیہ محمد ہاشم خان صاحب	۵۷		**کھاریاں ضلع گجرات**	
۱۰	امۃ الرشید لطیف	۷۰			
۱۱	مبارکہ بیگم اہلیہ نور محمد صاحب	۳۶	۱	طاہرہ بیگم	۶۵/۱۰۰
۱۲	سعیدہ بیگم اہلیہ آفتاب احمد صاحب	۳۶	۲	سعیدہ بیگم فضل الٰہی	۳۹
۱۳	بشریٰ شائستہ	۴۶	۳	امتیاز بیگم	۳۴
۱۴	حمادہ دختر ملک ممتاز علی صاحب	۵۷	۴	نصرت جہاں	۷۳
۱۵	نصیرہ فاطمہ	۵۳	۵	راج بیگم	۴۸
۱۶	صدیقہ بشریٰ مرزا عبدالغنی صاحب	۴۸	۶	بشریٰ تنویر	۷۱
۱۷	رفیقہ گوہر	۴۴		**حیدرآباد سندھ**	
	کراچی		۱	تہمینہ اسلم	۵۷/۱۰۰
۱	امینہ علی	۳۴/۱۰۰	۲	طاہرہ سعیدہ	۷۶
۲	شمیم قدسیہ	۴۲	۳	قدسیہ باجوہ	۶۵
۳	رول نمبر ۱۱	۳۳		**گوجرانوالہ**	
۴	طاہرہ شاہین	۴۸			
۵	رول نمبر ۱۲	۳۷	۱	اے۔ آر	۷۴
۶	" " ۱۳	۴۰	۲	نعیمہ صدیقہ	۸۰
۷	" " ۱۰	۴۵	۳	قدسیہ	۷۹
۸	" " ۵	۳۲	۴	شمیم اختر	۵۹
۹	" " ۱۴	۵۲		**مونگ ضلع گجرات**	
۱۰	" " ۲۲	۳۳			
۱۱	" " ۱	۳۵	۱	زبیدہ نزہت	۵۳
۱۲	" " ۲	۴۰		**پشاور شہر**	
۱۳	" " ۳	۳۶			
۱۴	" " ۴	۴۱	۱	طاہرہ نسرین	۸۳
۱۵	شاہدہ نسیمن	۳۳	۲	مجیدہ بیگم اہلیہ مرزا نثار احمد صاحب	۷۲

نمبر شمار	نام لجنہ اماء اللہ	نمبر حاصل کردہ	نمبر شمار	نام لجنہ اماء اللہ	نمبر حاصل کردہ
۳	بشریٰ ارجمند	۷۸		**راولپنڈی**	
۴	انور ارجمند	۴۷			
۵	منظورہ ناہید	۸۸	۱	مودودہ طلعت	۷۹
	سیالکوٹ		۲	شاہدہ اہلیہ دین محمد صاحب	۷۴
			۳	انور شاہدہ	۵۶
۱	امۃ القیوم شاہدہ	۵۵	۴	محمودہ سلطانہ	۳۴
۲	نسیم بٹ	۴۵	۵	محبوبہ ریحانہ	۸۱
۳	صغریٰ محمد حسین	۷۱	۶	زکیہ بیگم	۸۳
۴	صفیہ قریشی	۳۳	۷	ثریا جبیں شیخ	۵۸
۵	مبشرہ پروین	۵۳		**بشیرآباد اسٹیٹ سندھ**	
۶	جاوید بیگم	۴۳			
۷	سعیدہ ثریا جبیں	۷۱	۱	رسول بیگم	۷۳
۸	بشریٰ تنویر پال	۸۲	۲	امینہ بیگم	۵۶
۹	حلیمہ قدسیہ	۶۴½	۳	سرفراز	۶۸
۱۰	امۃ الحمید	۴۵	۴	امۃ الرشید	۴۹
۱۱	ثریا جبیں	۷۱		**بدوملہی ضلع سیالکوٹ**	
۱۲	اے آر طاہرہ	۷۳			
۱۳	پروین	۷۹	۱	بشریٰ تنویر	۷۶
۱۴	بشریٰ صادقہ	۴۴	۲	رضیہ صاحبہ	۸۱
۱۵	بیگم ناصر احمد پال	۶۳	۳	اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر محمد یوسف	
۱۶	منصورہ پال	۶۸		صاحبہ ایاز	۵۴
۱۷	امۃ الرشید	۳۶	۴	منورہ سلطانہ	۷۹

خدام الاحمدیہ مرکزیہ

شوریٰ ——— سالانہ اجتماع

۲۴-۲۵-۲۶؍ اکتوبر ۱۹۵۸ء

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر حسب سابق شوریٰ خدام الاحمدیہ کا اجلاس ہوگا۔ جس میں مجلس کی ترقی اور بہبودی کے متعلق مجالس سے آمدہ تجاویز پر غور کیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں مرکزی دفتر ان تجاویز سے جو مجالس سے آتی ہیں۔ ایجنڈا تیار کرکے برائے غور مجالس کو بھجواتا ہے۔ اور مجالس اس پر غور کرکے اپنے نمائندوں کو اپنی رائے سے آگاہ کرتی ہیں شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے آپ کی مجلس نے اگر کوئی تجویز یا تجاویز بھجوانی ہوں تو پہلے مجلس عاملہ مقامی میں اس پر غور کر لیا جائے۔ اور پھر جن تجاویز کو مجلس مقامی کی اکثریت منظور کرے۔ وہ معین الفاظ میں بھجوانی چاہئیں۔

امسال شوریٰ میں پیش ہونے والی تجاویز ۵ ؍ اگست ۱۹۵۸ء تک مرکز میں پہنچ جانی چاہئیں تا مرکز کی طرف سے ایجنڈا مرتب کرکے بروقت بھجوایا جاسکے۔ یہ امر یاد رہے۔ کہ جن مجالس کے نمائندے شوریٰ میں شامل نہ ہوں۔ ان کی تجاویز پیش نہیں کی جاسکتیں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

بائیبل کی ضرورت

خاکسار کو تبلیغ کے سلسلہ میں ۱۹۰۰ء سے پہلے کی شائع شدہ بائیبل مکمل (نیا عہدنامہ اور پرانا عہدنامہ) کی اشد ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کے پاس موجود ہو تو قیمتاً یا عاریتاً بھیج کر ممنون فرمائیں۔ اگر کسی کے پاس صرف نیا عہدنامہ ہو تو وہ بھی ارسال فرمائیں ― اور قیمت سے بھی مطلع فرمائیں۔

فضل الدین سیکرٹری اصلاح و ارشاد بشیرآباد اسٹیٹ
ضلع حیدرآباد سندھ

کیا اقتدار پر قبضہ کئے بغیر اصلاح نہیں ہو سکتی

(بقیہ صفحہ (۵) سے آگے)

فرق صرف اتنا ہے۔ کہ ہم جن بداخلاقیوں کا مظاہرہ علی الاعلان کر رہے ہیں۔ ہمارے صالحین ان کو ذرا احتیاط کے ساتھ اور بنا سنوار کر کرتے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ علیکم انفسکم الخ قرآنی آیت بہانگ دہل اعلان کر رہی ہے۔ کہ مسلمانو! اگر اصلاح و انقلاب چاہتے ہو تو پہلے خود اپنے نفس کی اصلاح کرو۔ اپنے آپ کو اسلامی احکام کا پابند بناؤ۔ اپنے اخلاق و عادات سنوارو۔ اچھے اور نیک بنو۔ اور خلوص و ایثار کا شیوہ اختیار کرو۔ تم ہر زمانہ اور حال میں ایسا کر سکتے ہو۔ تمہارا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا تم ذرا ہمت کر کے اسلامی زندگی اختیار کر لو۔ پھر دیکھو کفر و معصیت کا زور کس طرح ٹوٹتا ہے؟ اور ضلالت پر ہدایت کس طرح غالب آتی ہے؟ اگر مٹی مراحی بجائے ڈھیر پر عمل کرو۔ تو پھر تو واقعی تم اقتدار کی گدیوں پر قبضہ کئے بغیر کچھ نہیں کر سکتے۔

جب ہمارے کچے دین دار یہ دیکھتے ہیں۔ کہ یہ بے دین اقتدار کی گدیوں پر قبضہ کر کے ذاتی مفاد پرستیوں کا ثبوت دیتے۔ شاہانہ زندگی کے مالک بنتے۔ عیش و عشرت کو اپنی لونڈی بناتے کوٹھیوں بنگلوں اور محلوں میں زندگی کے مزے لوٹتے۔ کاروں اور ہوائی جہازوں میں اڑے اڑے پھرتے ہیں۔ اور اپنے خویش و اقارب تک کو لکھ پتی اور کروڑ پتی بنا دیتے ہیں۔ تو ان کے منہ میں بھی پانی بھر آتا ہے۔ اور وہ بھی لنگر لنگوٹ کس کر میدان انتخابات میں آ جاتے ہیں۔

اگر کسی طرح عہد فاروقی لوٹ کر آ جائے۔ اور گورنر تک روکھی سوکھی روٹی کھاتے ہوئے۔ اپنے کپڑے آپ دھوتے ہوئے اور پیدل سفر کرتے ہوئے نظر آئیں۔ پھر آپ دیکھیں ہمارے صالحین کس طرح میدان چھوڑ کر بھاگتے ہیں۔ پھر اگر یہ کسی اصلاح و انقلاب، خدمت دین اور اقامت دین کا نام بھی لیں۔ تو ہمارا ذمہ۔

اگر ان اللہ کے بندوں میں رتی برابر بھی خلوص و صداقت ہے۔ تو فوراً اعلان کریں کہ ہم برسر اقتدار آ کر ایک غریب مزدور سے اونچا اپنا معیار نہ رکھیں گے۔ اگر وہ ایسا اعلان کریں تو سب سے پہلا شخص میں ہوں گا کہ ان کے قدموں میں اپنا سر رکھ دونگا

پانچ کروڑ کا قرضہ آج جاری کیا جائے گا

لاہور ۱۲ اگست۔ حکومت مغربی پاکستان صوبے کے ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کے لئے کل (بدھ) پانچ کروڑ روپے کا ایک قرضہ جاری کرے گی۔ یہ قرضہ صرف ایک دن تک جاری رہے گا۔ حکومت اس کے لئے ساڑھے تین صدفی شرح کے حساب سے منافع دے گی۔ قرضہ سات سال تک واجب الادا ہوگا۔ لیکن منافع سال میں دو بارہ دیا جاتا رہے گا۔ اس قرضہ میں روپیہ لگانے والوں سے سو روپے کے عوض ننانوے روپے وصول کئے جائیں گے ۱۹۵۸ء کے پنجاب بانڈز بھی اس قرضہ میں لگائے جائیں گے۔

آمیزش کے الزام میں سزائیں

گوجرانوالہ ۱۱ اگست۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کیپٹن عزیز الحق مسعود نے معمولی جرائم کے چوراسی مقدمات میں کل دو ہزار پچانوے روپے جرمانے کی سزا دی۔ یہ جرمانے پانچ روپے سے لے کر تین سو روپے فی کس کے حساب سے کئے گئے۔ فاضل مجسٹریٹ نے دودھ میں پانی کی آمیزش کے الزام میں ایک شخص محمد دین کو تین سو اور تین اشخاص بشیر احمد قادر بخش اور فیروز دین کو دو سو روپے جرمانے کی سزائیں دیں۔ ایک اور گوجر محمد بخش کو دو ماہ قید محض کی سزا دی گئی۔

آسٹریلیا اور ہنگری کی سرحد پر فائرنگ

بوڈاپسٹ ۱۱ اگست۔ آسٹریا اور ہنگری کی مشترک سرحد پر گولی چلنے کا واقعہ پیش آیا۔ کل بوڈاپسٹ میں متعین آسٹریا کے سفیر نے اس کے بارے میں حکومت ہنگری سے سخت احتجاج کیا ہے

ایٹمی تابکار مادے سے انسان کو خطرہ

جنیوا ۱۱ اگست اقوام متحدہ نے ایٹمی تابکار مادے کی تحقیقات کے لیے جو ٹیکنیکل کمیٹی قائم کی تھی اس کی رپورٹ شائع کر دی گئی ہے اس میں کہا گیا ہے کہ ایٹمی تابکار مادہ انسانی نشو و نما کے لیے مہلک ہے اس سے انسان کے لیے ایسے خطرات پیدا ہو رہے ہیں جن پر قابو نہیں پایا جا سکے گا۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ جس ایٹمی مادہ کو پرامن مقاصد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے اس سے بھی انسانی جسم کو بچانا چاہیئے

میڈیکل کالجوں میں داخلہ کے متعلق اعلیٰ حکام کی ہی تجویز مسترد

محض قابلیت کا معیار پیش نظر رکھنے کی بجائے پرانے قواعد برقرار رکھے جائیں گے

لاہور ۱۱ اگست معلوم ہوا ہے کہ صوبائی وزیر صحت نے متعلقہ حکام کی یہ تجویز منظور نہیں کی کہ صوبے کے تمام میڈیکل کالجوں میں داخلہ کے سلسلہ میں قبائلی علاقوں اور بلوچستان کے کسی اور علاقہ کے طلبہ کے لئے نشستیں مخصوص نہ کی جائیں بلکہ داخلہ وحدت مغربی پاکستان کے تمام علاقوں کے طلباء میں سے محض قابلیت کے معیار کو پیش نظر رکھ کر کیا جائے۔

وزیر صحت کے اس فیصلہ کا نتیجہ یہ ہے کہ گذشتہ دو سال کی طرح سال رواں میں بھی میڈیکل کالج حیدر آباد اور خیبر میڈیکل کالج پشاور میں داخلہ کے موقعہ پر سابق پنجاب و بہاول پور کے طلبہ کی درخواستوں پر غور نہیں ہوگا اس کے برعکس سابق سندھ و سرحد کے طلبہ و طالبات نشتر میڈیکل کالج ملتان۔ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج اور فاطمہ جناح کالج لاہور میں داخلہ کے لئے درخواستیں دے سکیں گے۔ بالفاظ دیگر وحدت کے قیام کے بعد ان میڈیکل کالجوں میں سابق پنجاب و بہاول پور کے طلبہ و طالبات کی تعداد میں ہر سال ساڑھے پینسٹھ کی جو کمی ہوتی رہی ہے اس کا سلسلہ بدستور جاری رہے گا۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ موجودہ پالیسی کے مطابق خیبر میڈیکل کالج پشاور میں سال اول کی کل ساٹھ نشستوں میں سے صرف پانچ نشستیں مغربی پاکستان کے تمام علاقوں میں سے طلبہ کی قابلیت کے معیار کو پیش نظر رکھ کر پر کی جاتی ہیں۔ باقی ۵۵ نشستوں میں سے اکثر نشستیں سابق صوبہ سرحد کے علاقہ کے طلبہ کے لئے مخصوص ہیں اور چند نشستیں بلوچستان آزاد کشمیر، مشرقی پاکستان اور سندھ کے لئے مخصوص ہیں۔ ان نشستوں کے لئے سابق پنجاب کے طلبہ کی درخواستوں پر غور نہیں ہوتا۔

اسی طرح لیاقت میڈیکل کالج حیدر آباد میں سابق پنجاب و بہاولپور کے کسی طالب علم کے داخلہ کی گنجائش نہیں۔ کیونکہ اس کالج کی تمام نشستیں (۵۷) صرف سابق سندھ و بلوچستان کے طلبہ کے لئے مخصوص ہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ اس کے برعکس نشتر میڈیکل کالج ملتان اور فاطمہ جناح میڈیکل کالج لاہور میں سابق پنجاب بہاولپور کے طلبہ و طالبات کے لئے کوئی نشست مخصوص نہیں بلکہ ان کالجوں میں قبائلی علاقوں۔ آزاد کشمیر۔ بلوچستان اور غیر ممالک کے علاقوں کے لئے مخصوص کردہ نشستوں کے سوا باقی ساری نشستیں مغربی پاکستان کے تمام علاقوں کے طلبہ میں سے قابلیت کے معیار کو پیش نظر رکھ کر پر کی جاتی ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ان کالجوں میں وحدت کے قیام کے بعد سابق پنجاب کے علاقہ کے طلباء کی بتدریج کمی ہو رہی ہے

کہا جاتا ہے کہ متعلقہ اعلیٰ حکام نے اس صریح بے انصافی کے پیش نظر یہ تجویز پیش کی تھی کہ یا تو صوبے کے تمام میڈیکل کالجوں کو داخلہ کے سلسلہ میں علاقائی کالج قرار دے دیا جائے۔ یا تمام کالجوں میں داخلہ مغربی پاکستان کے تمام علاقوں کے طلباء میں سے کیا جائے مگر وزیر صحت نے نہ معلوم کس وجوہ کی بناء پر یہ تجویز منظور نہیں کی اور تمام کالجوں میں داخلہ کے متذکرہ طریقہ کو برقرار رکھنے کا حکم دیا ہے

لاہور میں یوم استقلال کا پروگرام

لاہور ۱۲ اگست مغربی پاکستان کے وزیر اعلیٰ مسٹر مظفر علی قزلباش ۱۴ اگست کو یوم استقلال کے موقعہ پر اسمبلی ہال کے سامنے صبح ساڑھے سات بجے قومی پرچم لہرائیں گے۔ پاکستانی پرچم لہرانا اور شکرانہ کی نماز ادا کرنا یوم استقلال کی سرکاری تقریبات میں شامل ہیں۔ اس دن پبلک جلسے بھی ہوں گے اور متعدد مقامات پر غریبوں کو کھانا بھی کھلایا جائے گا۔

جنرل اسمبلی میں لبنان کی نمائندگی

بیروت ۱۲ اگست۔ کل لبنانی کابینہ کا ایک خاص اجلاس منعقد ہوا جس میں اس سوال پر غور کیا گیا کہ جنرل اسمبلی کے بدھ سے شروع ہونے والے اجلاس میں لبنان کی نمائندگی کے فرائض انجام دینے کے لئے کسے مقرر کیا جائے۔ سرکاری حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ نمائندگی کا سوال مشکلات پیدا کر رہا ہے۔ کیونکہ باغی گروپ کے لیڈر صائب سلام نے صاف طور پر کہہ دیا ہے کہ اگر وزیر خارجہ ڈاکٹر چارلس ملک کو وفد میں شریک کیا گیا تو لبنان کے عوام اس وفد سے لاتعلقی کا اظہار کر دیں گے

سرکاری حلقوں کا کہنا ہے کہ حکومت کو یہ مشکل درپیش ہے کہ ڈاکٹر چارلس ملک خود [illegible] ہیں اور چونکہ دوسرے ملکوں کے وزرائے خارجہ جنرل اسمبلی کے اجلاس میں شریک ہو رہے ہیں اس لئے قاعدے کے مطابق ڈاکٹر چارلس ملک کو ہی وفد کی قیادت کرنی چاہئے

بھارتی فوج نے اندھا دھند فائرنگ کر کے پانچ اور پاکستانی شہید کر دیئے

مشرقی پاکستان کے متعدد دیہات پر توپوں سے شدید گولہ باری

ڈھاکہ ۱۳ اگست ـ سلہٹ سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ بھارتی فوج کل بھی مشرقی پاکستان اور آسام کی سرحد پر سرمہ کے علاقے میں اندھا دھند فائرنگ کرتی رہی جس کے باعث پانچ غیر فوجی پاکستانی شہید ہو گئے ـ اور پاکستانی املاک کو شدید نقصان پہنچا۔ کل کے حملوں میں بھارتی فوج چھوٹی توپیں بھی استعمال کرتی رہی ـ جس سے متعدد دیہات میں آگ لگنے اور مکانات تباہ ہونے کے حادثات ہوئے ـ

تازہ اطلاعات کے مطابق بھارتی فوجوں نے مولوی چوک ـ لکشمی گڑھ ـ منشی بری ایل سدھ اور ٹکرگرام پاکستانی دیہات کو بطور خاص نشانہ بنایا ـ ان دیہات پر چھوٹی توپوں سے دن بھر گولے برسائے جاتے رہے ـ بھارتی فوج نے توپیں چلانے کے لئے بھارتی گاؤں بھنگا میں چوکی قائم کر رکھی تھی ـ اس فائرنگ کے باعث پانچ پاکستانی غیر فوجی ہلاک ہو گئے اور شدید مالی نقصان ہوا ـ پاکستان کی سرحدی پولیس کے گشتی دستوں نے حفاظت خود اختیاری کے طور پر اس کے جواب میں گولیاں چلائیں جس سے چند بھارتی بھی ہلاک ہوئے ـ

ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا کہ اگلے ہفتے چٹاگانگ ڈویژن کے کمشنر اور حکومت تری پورہ کے چیف سیکرٹری کے درمیان کانفرنس ہوگی جس میں ساری صورت حال پر بات چیت کی جائے گی ـ ابھی تک کانفرنس کی صحیح تاریخ اور مقام کا اعلان نہیں کیا گیا۔

رات گئے سرکاری حلقوں نے بتایا ہے کہ وادی سرمہ کے علاقہ میں بھارتی فوج ابھی تک فائرنگ کرتی جا رہی ہے ـ

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلبہ کے لئے ضروری اعلان

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء اور والدین کی اطلاع کے لئے بطور یاد دہانی اعلان کیا جاتا ہے کہ سکول ہذا انشاء اللہ تعالے یکم ستمبر کو ۸ بجے صبح موسمی تعطیلات کے بعد کھلے گا ـ احباب اپنے بچوں کو وقت پر سکول حاضر کرنے کا اہتمام فرمائیں ـ

نیز سکول کے بچوں کا فرض ہے کہ وہ حتی المقدور اپنی مسجد کے لئے چندہ لیکر آئیں ـ انہیں یاد ہوگا کہ ابھی ان کی مسجد پر بہت قرض ہے اور مسجد خدا تعالےٰ کے فضل سے مکمل ہو چکی ہے ـ

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

غیر معمولی جرأت و ہمت پر اعزاز

کراچی ۱۳ اگست ـ مشرقی پاکستان کی سرحد پر بھارتی فائرنگ کے باعث ایک حالیہ جھڑپ میں غیر معمولی جرأت و ہمت کا مظاہرہ کرنے پر میجر طفیل احمد کو پاکستان کا سب سے بڑا اعزاز "نشانِ حیدر" اور ان کے نائب جمعدار محمد اعظم کو "ستارۂ جرأت" کا اعزاز دیا گیا ہے میجر طفیل کی کمان میں ایک کمپنی تھی جسے لکشمی پور کے پاکستانی علاقے سے دشمن کی فوج کو ہٹانے کی ہدایات دی گئیں ـ موصوف نے رات کے وقت دشمن کے مورچے کا اچانک محاصرہ کر لیا اور دشمن کی مشین گن کی فائرنگ سے سخت زخمی ہو گئے ـ پھر بھی انہوں نے دشمن کے پختہ مورچے پر دستی بم دے مارا جس سے وہ تباہ ہو گیا ـ پھر دست بدست لڑائی شروع ہونے تک وہ اپنے جوانوں کو برابر ہدایات دیتے رہے ـ اتنے میں دشمن فوج کا کمانڈر ایک پاکستانی سپاہی کو گولی کا نشانہ بنانا چاہتا تھا کہ میجر طفیل نے جو زخموں سے چور ہونے کے باعث اٹھ نہیں سکتے تھے اس کمانڈر کو ٹانگوں میں الجھا کر گرا دیا اور پاکستانی سپاہی [illegible]

درخواست دعا

میری اہلیہ اچانک شدید بیمار ہو گئی ہیں انہیں علاج کی غرض سے فضل عمر ہسپتال میں داخل کرایا گیا ہے ـ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ صحت کاملہ عاجلہ کیلئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں (عبدالرحمن شاکر ربوہ)